شیطان اور اس کے تازیانے وحربے سے آگاہی وتحفظ کے بارے میں لاجواب تحریر

إغاثة اللهفان في مصائد الشيطان

تالیف: شیخ الاسلام حافظ ابن قیم الجوزیہ



ترجمہ، توضیح وتخریج: حافظ محمد اسلم شاہدروی

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

شیطان اور اس کے تازیانے و حربے سے آگاہی و تحفظ کے بارے میں لاجواب تحریر

إغاثة اللهفان في مصايد الشيطان

تالیف: شیخ الاسلام حافظ ابن قیم الجوزیہ

ترجمہ، توضیح و تخریج: حافظ محمد اسلم شاہدروی

تقریظ

سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی حفظہ اللہ
پنجاب یونیورسٹی لاہور

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ ®

کتاب

اغاثۃ اللہفان فی مصاید الشیطان

تالیف

شیخ الاسلام حافظ ابن قیم الجوزیہ

ناشر ---------------- محمد سرور عاصم

اشاعت ---------------- 2017ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ ®

لاہور G/F-26 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369

فیصل آباد بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204

Ph 0300-8661763 , 0321-8661763
www.facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com
www.maktabaislamiapk.blogspot.com

جواب اس گھر کا مرد کچھ جواب دے گا اور عورت کوئی اور جواب دے گی، اور بیٹا دوسرا جواب دے گا اور خادم اس کے علاوہ اور جواب دے گا یہ حالت ان کی اس وقت تھی اور آج کل کا کیا کہنا، یہ لوگ تو پہلے لوگوں کے مقابلے میں چھان بورا ہیں۔ یہ گزشتہ لوگوں کا باقی ماندہ ہے اور متحیر و پریشان لوگوں کا ردی حصہ باقی ہیں۔ اب تو ان پر مدت لمبی ہوگئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے دین سے ان کا زمانہ دور ہوگیا۔

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں فلاسفہ اور ملحدین کے لیے یہ واجب کیا کہ وہ جس مذہب پر ہیں اسی کو مضبوط تھامے رکھیں۔ انہوں نے ان کے لیے اپنے اس دین کی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لائے تھے اسی طرح تشریح کی، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دین کو کوئی عقل مند آدمی تسلیم نہیں کرتا، تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو یہی نصیحت کی کہ وہ اسی طریقہ پر مضبوط رہیں جس پر موجود ہیں اور پیغمبر اور کتابوں کے متعلق ان میں بدگمانیاں پیدا ہوگئیں، تو انہوں نے خیال کیا کہ وہ اچھی آراء کو اپنائے ہوئے ہیں، دین کی نسبت وہ عقل کے زیادہ نزدیک ہیں۔ اور انہیں اان حیران وسرگرداں گمراہوں نے کہا کہ یہی وہ حق ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ہیں، تو ان دو برے گمانوں سے ان کے دل میں رسولوں کے متعلق بدگمانی اور جس طریقے کو وہ اپنائے ہوئے تھے اس کے متعلق حسن ظن پیدا ہوگیا۔

اسی لیے ہندوستان کے کسی بادشاہ کے لیے جب تینوں مذہب ذکر ہوئے تو اس نے کہا کہ نصاریٰ کے ساتھ جو اہل مذاہب جنگ کرتے ہیں اگر چہ وہ شرعی حکم سے جنگ کرتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ عقلی حکم کی وجہ سے ہے، ہم اگر چہ اپنی عقلوں کے حکم سے جنگ کو درست نہیں سمجھتے لیکن یہ لوگ تمام دنیا سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ انہوں نے فعل کے برعکس بات کا ارادہ کیا ہے اور حق سے دشمنی کھڑی کر دی اور ناممکنات کے گھر میں آ گئے ہیں۔ اور اس مسلک سے دور ہو گئے جو دیگر شرائع نے ان کے لیے مقرر کیا تھا۔ تو تمام دنیا کے اچھے عقلی اور شرعی طریقوں سے یہ لوگ دور ہو گئے اور ہر ناممکن چیز کو ممکن سمجھنے لگے۔ اور اسی پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھ دی جو ان کو دنیا کی کسی اچھی نوع کی طرف نہیں پہنچاتا بلکہ اگر اس پر کوئی عقلمند آدمی چلے تو بیوقوف ہو جاتا ہے اور ہدایت یافتہ شخص گمراہ ہو جاتا ہے اور نیک شخص برا ہو جاتا، ہے کیونکہ جس شخص کے اصل عقیدے میں جس پر وہ چل رہا ہے خالق کی طرف پہنچے اور اس سے کچھ حاصل کرنے میں خامی ہو اور اس کے اچھے اوصاف کے بجائے برے اوصاف سے اس کو موصوف کرے تو وہ مخلوق کے ساتھ برائی کرنے کے زیادہ لائق ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ان کی خیانت اور جہالت، کم عقلی، جیسے حیاء کی قلت اور بے ہمتی بھی معلوم ہے اور اس کے لیے ان کے باطل اور گمراہی سے زیادہ میں سے کچھ تھوڑا ظاہر ہو گیا حالانکہ اس وقت ان کا زمانہ نبوت کے زمانے کے زیادہ قریب تھا۔

افلاطون جو مصر کے ہیکلوں کا دربان (یہ وہ افلاطون نہیں جو بقراط کا شاگرد ہے کیونکہ وہ اس سے بہت پہلے تھا) کہتا ہے:

''جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہامہ میں ظاہر ہوئے اور ہم نے دیکھا کہ ان کا مقام اپنے پڑوس کی تمام امتوں سے آگے بڑھ رہا ہے تو ہم نے اصطمر بابلی کے پاس جانے کا ارادہ کیا کہ ہم معلوم کریں کہ اس کے پاس کیا ہے۔ تاکہ ہم اس کی رائے اپنا لیں، جب ہم مصر سے نکلنے پر اکٹھے ہوئے تو ہم نے یہ خیال کیا کہ ہم اپنے استاد اور حکیم قراطیس کے پاس جائیں اور اسے الوداع کہیں، جب ہم اس

کے پاس گئے اس نے ہمارے پختگی ارادہ کو دیکھا تو اس نے یقین کرلیا کہ بیکل ان سے خالی ہو جائیں گے تو اس پر کچھ وقت کے لیے بے ہوشی طاری ہوگئی یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ وہ فوت ہوگیا ہے، تو ہم رونے لگے اس نے اشارہ کیا کہ رونا بند کرو تو ہم نہایت کوشش سے صبر کر سکے۔ یہاں تک کہ وہ پر سکون ہوا اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا یہ ہے وہ بات جس سے میں تم کو منع کیا کرتا تھا۔ اور ڈراتا تھا۔ تم ایسے لوگ ہو کہ تم نے دین کو بدل ڈالا اس لیے تمہارے حالات بدل دیے گئے۔ تم نے اپنے جاہل بادشاہوں کی اطاعت کرنا شروع کر دی تو انہوں نے تمہاری دعاؤں میں غلط ملط کر دیا، تم نے انسانوں کی وہ تعظیم شروع کر دی جو خالق کے لائق تھی، تم اس معاملے میں اس طرح ہو گئے جس طرح کوئی شخص قلم کو کاتب کی تعریف دے دے حالانکہ قلم کاتب کی وجہ سے حرکت کرتا ہے۔''

اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ امت دو عظیم ممنوع چیزوں کی مرتکب ہوئی جن کو کوئی عقل مند اور سمجھ دار آدمی پسند نہیں کرتا۔

ایک مخلوق میں غلو یہاں تک کہ انہوں نے مخلوق کو خالق کا شریک اور اس کی جزء اور اس کے ساتھ دوسرا معبود قرار دے دیا اور اس کے بندۂ خدا ہونے سے انکار کر دیا۔

دوسرا خالق کے مرتبہ میں تنقیص اور کمی کی اور گالی دینے لگے اور اس کو بڑی بڑی تہمتیں لگانے لگے چنانچہ انہوں نے کہا حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کی اس بات سے بہت برتر اور بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت کے ساتھ عرش سے اور کرسی سے اترا اور ایک عورت کی شرم گاہ، پیٹ اور رحم میں داخل ہوگیا پھر جہاں سے داخل ہوا تھا، وہاں سے ہی نکلا جبکہ چھوٹا سا دودھ پیتا بچہ تھا، ماں کا پستان چوس رہا تھا پھر اس کو چادر میں لپیٹ کر چارپائی پر رکھ دیا گیا اور وہ رو رہا تھا بھوک پیاس پیشاب اور پاخانہ کی ضروریات پوری کرتا تھا۔ اُسے ہاتھوں پر اور کاندھوں پر اٹھا کر بڑا کیا گیا۔ جب بڑا ہوا تو یہودیوں نے اس کے رخساروں پر طمانچے مارا، ہاتھ باندھ دیے اس کے منہ پر تھوکا اور گدی پر تھپڑ مارا، پھر دو چوراہوں کے درمیان علانیہ پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اس کو کانٹوں کا تاج پہنایا گیا اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونکی گئیں۔ اور اس کو شدید تکالیف پہنچائیں گئیں۔

یہ ان کے نزدیک وہ اللہ اور معبود ہے جس کے ہاتھ تمام کائنات کا استحکام اور پائیداری ہے، یہی ان کا وہ معبود ہے جس کے آگے سجدہ کیا جاتا ہے۔

اللہ کی قسم یہ اللہ تعالیٰ کو ایسی گالی دینا ہے جیسی گالی اور کسی نے بھی اللہ کو نہیں دی، نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس گناہ سے منزہ اور مبرا قرار دیا اسی طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ نے اپنے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کو اس باطل عقیدے سے پاک قرار دیا۔

﴿ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ ﴾ (مریم: ۹۰)

''قریب ہے کہ آسمان ان کی اس بات سے پھٹ جائیں، زمین میں شق وشگاف ہوجائے اور پہاڑ گر پڑیں۔''

چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ، وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ، وَكَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ، أَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ،

سفقولہ: اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ أَلِدْ، وَلَمْ أُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لِیْ کُفُوًا أَحَدٌ، وَأَمَّا تَکْذِیْبُہٗ إِیَّایَ، فَقَوْلُہٗ: لَنْ یُعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَأَنِیْ وَلَیْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ إِعَادَتِہٖ»

''مجھے ابن آدم نے گالی دی حالانکہ اس طرح اس کونہیں کرنا چاہیے تھا۔ اور اس نے مجھے جھٹلا دیا حالانکہ اس کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اختیار کر لی ہے حالانکہ میں ایک ہوں بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنا نہ کوئی مجھ سے جنا گیا اور نہ ہی میری برابری کا کوئی ہے اور اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح مجھے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے اسی طرح دوبارہ پیدا نہیں کرے گا حالانکہ مشکل دوسری دفعہ پیدا کرنا اور اعادہ کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان تونہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عیسائی قوم کے متعلق فرمایا:

''ان کو ذلیل کرو اور ان پر ظلم نہ کرو کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایسی گالی دی ہے کہ اس جیسی گالی اس کو کسی انسان نے بھی نہیں دی۔''

اللہ تعالیٰ کی قسم بتوں کے پجاری حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسولوں کے دشمن ہیں۔

اور کفر میں سخت شدید ہیں وہ اپنے پتھروں، درختوں اور لوہے کے بنے ہوئے معبودوں کے متعلق ایسی صفات بیان کرنے سے انکار کرتے ہیں جس طرح کے اوصاف یہ رب العالمین اور آسمانوں اور زمین کے معبود کے متعلق بیان کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان کفار کے دلوں میں اس طرح کے وصف بیان کرنے سے بڑا اور عظیم ہے بلکہ ان اوصاف کے قریب قریب جو اوصاف ہیں وہ بھی یہ اس کے لیے بیان نہیں کرتے۔

کفار کا شرک تو صرف اتنا تھا کہ انہوں نے اللہ کے سوا اور معبودوں کی عبادت شروع کر دی تھی جو ان کے اپنے پالے ہوئے اور نئے پیدا کردہ ہیں اور ان کے خیال میں یہ ان کو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کر دیں گے انہوں نے اپنے معبودوں میں سے کسی کو بھی اللہ کے برابر یا مثیل یا اولاد نہیں گردانا تھا اور نہ ہی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اتنی بے عزتی کی ہے جتنی کہ انہوں نے کی۔

اور ان کا عذر اس بارے میں ان کے قول سے بھی زیادہ برا ہے کیونکہ ان کا اصل عقیدہ یہ ہے کہ: انبیاء علیہم السلام کی ارواح حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سجین میں ابلیس کی قید میں تھیں۔ حضرت ابراہیم، موسیٰ، نوح، صالح اور ھود علیہم السلام حضرت آدم علیہ السلام کی غلطی اور درخت سے پھل کھانے کی وجہ سے جہنم میں قید تھے۔ اور جب بھی ان بنی آدم میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو اس کے باپ کے گناہ کی وجہ سے اس کو ابلیس قید کر کے جہنم میں قید کر دیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی کرنا اور عذاب سے خلاصی دینا چاہا تو ابلیس سے ایک حیلہ کیا کہ اپنی عظمت کی کرسی سے اتر کر حضرت مریم کے پیٹ کے ساتھ گوشت کا ٹکڑا بن کر جڑ گیا۔ پھر اس سے پیدا ہوا، بڑا ہوا یہاں تک کہ مرد بن گیا۔ تو یہود نے اس پر غالب آ کر اس کو پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا اور کانٹوں کا تاج سر پر سجایا، تو اُس نے اور اپنے انبیاء اور رسولوں کو چھڑا لیا اور اپنی جان اور خون کا فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیا، پھر تمام بنی آدم کو راضی کر کے اپنا خون بہا دیا کیونکہ سب کی گردنوں پر حضرت آدم علیہ السلام کا گناہ باقی تھا انہوں نے سب کو اس گناہ سے نجات دلا دی وہ اس طرح

کہ اپنے دشمنوں کو اپنے اوپر اختیار دیا پھر اپنے آپ کو سولی دلوائی اور جسم میں میخیں گڑوائیں اور پھر مروایا۔ مگر جس سے ان کے سولی ہونے سے انکار کیا یا شک کیا یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں سے بلند و بالا ہے تو ایسا شخص ابلیس کی جیل کے اندر عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور جب یہ اقرار کرلے کہ واقعی ان کے الٰہ کو سولی دی گئی اور پتھر مارا گیا اور اس میں میخیں گاڑی گئیں تب وہ نجات پائے گا۔

اس طرح انہوں نے اپنے معبودوں کی طرف ایسی صفات منسوب کیں کہ جن سے تمام لوگوں میں گھٹیا اور گرا پڑا شخص بھی یہ نہیں مانتا کہ اس کے غلام سے اس طرح کا سلوک کیا جائے یہاں تک کہ بتوں کے پجاری اس طرح کی بات اپنے بتوں کی طرف منسوب نہیں کرتے۔

اسی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس بات میں تکذیب کی کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کا گناہ معاف کردیا اور توبہ قبول کرلی۔

انہوں نے سب قبیح ظلم اللہ کی طرف یہ منسوب کیا کہ انبیاء و رسل اور اولیاء کی ارواح اپنے باپ کے گناہ کے سبب جہنم میں مقید ہیں۔ اور اس کو سخت بیوقوفی کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ کہنے لگے کہ انہوں نے اپنی جان اپنے جانی دشمنوں کے حوالے کر کے ان کو عذاب سے خلاصی اور رہائی بخش دی پھر انہوں نے اس کو قتل کیا سولی دی اس کا خون بہادیا۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ کو سخت عاجزی کی طرف منسوب کیا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طاقت کے ساتھ ان کو عذاب سے نہیں چھڑایا اور اسے یہ حیلہ کرنا پڑا۔

انہوں نے اس کی جانب بہت بڑا نقص یہ منسوب کیا کہ اپنے اوپر اور اپنے بیٹے کے اوپر اپنے دشمنوں کو کنٹرول دے دیا پھر انہوں نے اس کے ساتھ جو چاہا کیا۔

خلاصہ یہ کہ ہم دنیا کی کسی امت کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنے معبود و الٰہ کو اس طرح گالیاں دی ہوں جیسی گالیاں انہوں نے اپنے معبود کو دی ہیں، جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنے معبود کو اتنی گالیاں دی ہیں کہ کسی امت نے بھی ایسی گالیاں اپنے رب کو نہیں دیں۔

اسلام کے ائمہ میں سے کوئی شخص تھا کہ جب وہ کسی صلیبی کو دیکھتا تو اپنی آنکھیں بند کرلیتا اور کہتا کہ میں طاقت نہیں رکھتا کہ اپنی آنکھ میں وہ گالی سما سکوں جو بدترین گالی انہوں نے اپنے الٰہ اور معبود کو دی ہے۔

اسی لیے بادشاہوں میں سے عقل مند لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جہاد کرنا عقل کی رو سے اور شریعت کی رو سے بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ بنی آدم پر بہت ذلت کا باعث ہیں اور تمام عقلوں اور شریعتوں کو خراب کرنے والے ہیں۔

فصل: ان کی شریعت اور دین

رہی اُن کی شریعت اور اُن کا دین، تو وہ لوگ حضرت مسیح کی شریعت کی کسی بات کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی قطعاً وہ اُن کے دین کے پابند ہیں۔

سب سے پہلے تو قبلہ کا مسئلہ ہے، انہوں نے سورج کے طلوع ہونے کی جگہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کی بدعت کو ایجاد کیا، حالانکہ انہیں علم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس طرف رُک کر کے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ ان کے مؤرخین نے لکھا کہ مشرق کی طرف